

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 إِذْ الْفَضْلُ بِبَيْتِكَ يُؤْتَى بِشَاءٍ وَعَلَى بَيْتِكَ يَا مَعْجَمُ مَا جُمِعُوا

402

تار کا پتہ
 الفضل
 قادیان



پن
 قادیان

ایڈیٹر
 علامہ نبی

The ALFAZ QADIAN

۱۹۱۵ء جناب حکیم مرزا شفیق صاحب مدنی صاحب
 پتہ - بازار - لاہور
 Dear Sir.

ترسیل ذریعہ ایم ایف اے

قیمت لاڈ کی بیڑا

قیمت لاڈ کی بیڑا

نمبر ۱۲۱ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۳ء بمطابق ۱۶ صفر ۱۳۵۲ھ

مذہب و عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

المنہج

پندرہ حسانی نکتے

(فرمودہ ۱۱ جون ۱۹۳۳ء)

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کسی کی سچی کو صانع نہیں کرتا جو منہ پائندہ ہے۔
- ۲۔ صاحب شریعت اور صاحب عرفان دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ایک کا علم سماع پر موقوف ہے۔ دوسرا رویت سے کہتا ہے۔ ایک ہر ایک بات کا ظنی علم رکھتا ہے۔ دوسرا حقیقی عرفان ہے۔
- ۳۔ ذات پات نہ پوچھے کو۔ جو ہر کونہ سے سوہرا کا ہو۔
- ایک سچا شاعر ہے جو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ مگر پرستش سے پہلے معبود برحق کے صفات کا علم ہونا چاہیے۔

(الحکم ۲۲ جون ۱۹۳۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ جون بوقت تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری نوٹ منظر ہے کہ حضور کو آج بھی پیش کی شکایت ہے۔ اجابت صحت کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
 جناب چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر حضرت ہائی سکول چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت آفاقہ ہے مگر صحت کامل کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔
 قادیان کی اچوت اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کی طرف لوگ انجنیٹریہ خاص طور پر توجہ دے رہی ہے۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے مرد اور عورتیں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے تعلیم و تربیت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

اسلامی ممالک کی خبریں

اہم کوائف

مسلمانان کا شرف کی اسناد

کابل سے آمدہ ۶ جون کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ ایران نے مسلمانان کا شرف کو اسلمہ اور مال سے امداد دینے کا یقین دلایا ہے۔ نیز ایران اور ترکستان کے مالدار تاجروں نے ان کی رعایت کے لئے چندہ جمع کیا ہے۔ چین اور افغانستان کے مسلمانوں کی طرف سے بھی امدادی رقم موصول ہوئی ہیں۔ جس سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چینی ترکستان میں ایک مستحکم اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اینگلو پریشین ایل کمپنی کے تصفیہ کی تفصیلات
سر جان کیدمین صدر اینگلو پریشین کمپنی نے حصہ داروں کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہیں معاہدہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے اس معاہدہ کو معقول اور منصفانہ قرار دیا ہے اس کے دوسرے معمول سے بالکل رستگاری حاصل کرنے کے لئے پہلے صدر ایٹک کمپن کو ۲۵ لاکھ پونڈ لائے دینے چاہئے اس کے بعد پندرہ برس تک سالانہ ۳ لاکھ پونڈ فی الحال حکومت ایران کے تمام عوامی کے سلسلہ میں کمپنی کو یکیشٹ دس لاکھ پونڈ ادا کرنے پڑیں گے۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء سے پہلے اس علاقہ میں کمپنی کو زمین منتقل کرنی ہوگی جس کا مجموعی رقبہ دس لاکھ مربع میل ہوگا۔ حکومت ایران کمپنی کے کام میں جتنی الارکان امداد کرے گی۔ یعنی جو تیل فروخت کرے گی۔ خواہ ایران میں یا باہر اس پر فی ٹن چار شنگ ادا کرے گی۔ حصہ داروں کو ۶۱۰۰۰ پونڈ اضافہ تقسیم کرنے کے بعد کل بقایا کام میں فیصدی حکومت وصول کرے گی۔ پارلیمنٹ ایران نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

سلطان ابن سعود کا وصی

معاہدہ ام القری راوی ہے کہ سلطان ابن سعود کے فرزند اکبر امیر سعودیہ حکومت عربیہ سعودیہ جس میں نجد۔ حجاز و طحاقت بھی شامل ہیں کے ولی عہد مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء کو ان کی ولیمجی کی حجت ہو چکی ہے۔

مجاہدین اندلس کی یادگار منانے کی تقریب
افغانستان کے تازہ اخبارات راوی ہیں کہ ہسپانیہ کے فاتح اعظم حضرت طارق بن زیاد رحمت اللہ علیہ کی یادگار میں ایران معاہدہ

کابل میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام سرکاری حکام۔ علمائین اور طلباء شرکت ہوئے۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں کے اقبال پر کئی مضامین پڑھے گئے۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ ہر سال ہسپانیہ کا "یوم الفتح" منایا جائے۔

حکومت حجاز کا وزیر خارجہ

کہ مکرر کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ شیخ محمد زکریا کو حکومت حجاز و نجد کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

افغانستان میں رشوت ستانی کے خلاف درجہ
افغانستان سے آمدہ تازہ اطلاعات منظر ہیں کہ حکومت افغانستان ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ شاہ کابل خود بہت محنت کے ساتھ نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ کئی اعلیٰ افسروں کو قرابتداری کے باوجود اپنے رشوت ستانی کے الزام میں ۵-۶-۱۹۳۵ سال کی قید کی سزائیں دی ہیں۔ حالانکہ عام قانون کے دوسرے اس جرم کی سزا چھ ماہ سے زیادہ نہیں۔

ترکی میں چاندی کے سیکے

قطنطنیہ سے ۵ جون کی خبر ہے کہ مجلس ملیہ نے اس امر کی منظوری دے دی ہے کہ چاندی کے سیکے جاری کرنے کے لئے چاندی کے ۱۲ ملین پونڈ تیار کئے جائیں۔ چھ ملین پونڈ تبادلہ کے لئے اور چھ ملین پونڈ کے بنانے کے لئے جو ترکی کے مرکزی بنک میں چاندی کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ افغانستان کی تقریر افتتاح پارلیمنٹ کے موقع پر افغان پارلیمنٹ کے تیسرے سالانہ اجلاس کے افتتاح کے موقع پر شاہ افغانستان نے جو تقریر کی۔ اس کے ایک حصہ کا اقتباس گزشتہ پرچم میں دیا جا چکا ہے۔ دوسرے حصہ کا مختصر یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم کو سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ اپنی خوشحالی اور فارغ ابالی کے لئے جانگی زندگی میں پوشاک میں خدا کی بندگی اور

تفریح میں غیر فروری مصارف کے بلکل دخل نہیں ہونا چاہیے۔ اور ہر شے کی فضول خرچیوں کو بند کر دینا چاہیے۔

شام کے مستقبل کے متعلق افواہیں

شام کے آئندہ نظام حکومت کے متعلق عرصہ سے مختلف افواہیں پھیل رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانس کچھ مدت سے اس کوشش میں ہے۔ کہ جس طرح برطانیہ کے زیر نگرانی عراق میں ایک سلطنت قائم ہو گئی ہے۔ اسی طرح کا انتظام شام میں بھی کر دیا جائے اور اس کی فرمانروائی کے لئے مختلف اصحاب کے نام لئے جا رہے ہیں مثلاً عباس طہی پاشا سابق خدیو مصر سلطان ابن سعود کے دوسرے فرزند امیر جمیل۔ اور سید امیر علی سابق شریعت میں کے فرزند۔ اس کے لئے ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ عراق و شام کو اکٹھا کر کے امیر فیصل شاہ عراق کو ہی دونوں سلطنتوں کا بادشاہ بنا دیا جائے۔

حضرت سید سابقہ صاحبہ کی وفات کے متعلق خواہش

قبل ازیں بعض خواہش کی تاریخ کی جا چکی ہیں۔ اب ایک اور خواب درج کیا جاتا ہے۔ گو جو انوالہ سے رشید احمد خاں صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

حضرت سید سابقہ صاحبہ کی وفات کے متعلق اخبار افضل دیکھنے سے پتہ شیخ شائق حسین صاحب احمدی کے یہاں سے خبر ہو چکی۔ کہ پڑا پتہ حجاز میں وفات کی خبر درج ہوئی ہے۔ لیکن اس پر یقین نہ کیا گیا۔ جب اخبار افضل ہو چکا۔ تو اسے دیکھتے ہی غم کا ہار ٹوٹ پڑا۔ میں اور میری بیوی بچے رونے لگے۔ حضور کی خادمہ یعنی میری اہلیہ صغیرہ بیگم صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا کہ انہوں نے قبل از وفات مرحومہ ایک ہفتہ گزرا۔ خواب دیکھا تھا۔ کہ ایک بہت بڑا عاشران مکان ہے۔ جہاں بہت سی مستورات کا مجمع ہے۔ اس میں حضرت سیدہ مرحومہ تمام مستورات کے معاف کرتی پھر رہی ہیں۔ اور مستورات میں شور برپا ہو رہا ہے۔ کہ جس نے معاف نہیں کیا۔ وہ معاف کرے۔ سیدہ مرحومہ تشریف لے جا رہی ہیں۔ میری اہلیہ نے بھی معاف کیا۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ سیدہ کہاں تشریف لے جا رہی ہیں انہوں نے سیاہ برفہ پینے ہوئے دیکھا تھا۔ چہرہ پر خوشی کے آثار تھے۔ لیکن خاموشی سے معاف کرتی ہوئی گزار رہی تھیں۔ اتنا دیکھ کر کچھ کھل گئی۔

فیصل شاہ عراق کو ہی دونوں سلطنتوں کا بادشاہ بنا دیا جائے۔ شاہ فیصل ہی ماہ میں انگلستان جا رہے ہیں۔ اور وہاں سے فرانس جائینگے اور حکومت فرانس سے شام کے مستقبل کے متعلق گفت و شنید کرینگے اسی ننگ و دو جی امیر علی بی پیرس جینوا اور دیگر مقامات پر آ جا رہے ہیں۔

حکومت ایران کا نیا بیٹ

ایران کی پارلیمنٹ نے حال میں بجٹ منظور کر لیا ہے جس میں آمدنی کا تخمینہ پچاس کروڑ ۶۶ لاکھ تومان اور خرچ پچاس کروڑ ۳۰ لاکھ تومان رکھا گیا ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت آمدنی و مصارف دونوں میں تین تین کروڑ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ زائد خرچ کا بیشتر حصہ بدوی قبائل کو دینے کے لئے۔ اور ان کے اندر زراعت اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے میں صرف ہوگا۔ کم و بیش چار لاکھ انگریزی پونڈ کی رقم شکر سازی کی مشینری خریدنے میں صرف ہوگی۔

اچھوتوں کو روک کر وہیں بند کرنے کیلئے گاندھی جی کی جہد و جدوجہد

اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کی ضرورت

گاندھی جی نے ایک عرصہ تک حکومت کا یار و فادار رہنے اور خاص کر جنگ عظیم میں ہر ممکن امداد دینے کے بعد جب جنگ ختم ہونے پر یہ دیکھا کہ حکومت نے اڑے وقت میں اہل ہند سے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں پورا کرنے کا موقعہ آ گیا ہے۔ تو وہ حکومت کے خلاف سیاسی لیڈر کی صورت میں رونما ہو گئے۔ مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش انہوں نے سب سے پہلی کوشش یہ کی کہ اپنے آپ کو ہندو مسلمانوں کا متفقہ لیڈر ظاہر کریں۔ اس کے لئے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ چونکہ مسلمانان ہند بڑی و دیگر اسلامی علاقہ جات کے اس انوسٹاک انجام کی وجہ سے جو جنگ کے نتیجہ میں ہوا۔ بہت متاثر اور منہموم تھے۔ سلطان ٹرکی کو حلیفہ المسلمین سمجھتے ہوئے اس کے اقتدار کی حفاظت کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے جب انہوں نے اس عرض سے خلافت کی بیٹی قائم کی۔ تو گاندھی جی نے بھی اس کی تائید و حمایت کے لئے اپنی جذبات پیش کر دیں۔ اور ان کی تحریکیت دوسرے ہندوؤں نے بھی ہمدردی کا اظہار کیا۔

خلافت ٹرکی کا خاتمہ

اگرچہ خلافت ٹرکی کی حفاظت کے لئے مسلمانوں نے لاکھوں روپیہ جمع کیا۔ اور طرح طرح کی صورتیں بھی اٹھائیں۔ لیکن چونکہ منشا ایزدی یہ تھا کہ اس نام کی خلافت کا اس نام و نشان ہی مٹا دیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں کی تمام کوششوں کا انجام تو وہی ہونا تھا۔ جو ہوا۔ لیکن گاندھی جی۔ اور دوسرے ہندوؤں کی حمایت نے اس انجام کو بہت قریب کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے خود ترکوں کے ہاتھوں اس نام نہاد خلافت کا کلیتہً خاتمہ کر کے گاندھی جی۔ اور ان کے پیروؤں کے اس

ادعا کے بارے سے مسلمانوں کو بچالیا۔ کہ انہوں نے اسلامی خلافت قائم رکھنے میں مدد دی نہ۔

مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کی غرض

غرض اس موقع پر گاندھی جی نے مسلمانوں میں رنج حاصل کرنے اور ان میں اعتماد جمانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اس کوشش کو جاری رکھا۔ اور جہاں تک نہایت دعوؤں کا تعلق ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو ہر قسم کے بڑے سے بڑے وعدے دیئے۔ اپنا سب کچھ ان کے لئے قربان کر دیا اور ان سے کسی چیز کی توقع نہ رکھنے کے اعلانات میں کمی نہ کی لیکن دراصل ہر وقت اور ہر لمحہ ان کے پیش نظر یہ بات رہی کہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر حکومت کو اپنے مطالبات منوانے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اور اس طرح ہندوؤں کو سیاہ و سفید کا مالک بنا کر مسلمانوں کو ان کی غلامی میں رکھ دیا جائے۔ اگر گاندھی جی کی تمام سرگرمیوں پر نظر کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھا جائے۔ کہ انہوں نے باوجود مسلمانوں کی خیر خواہی کے متعلق بڑے بڑے دعوے کرنے کے کسی ایک موقع پر بھی ان کے بارے میں منفقانہ رویہ اختیار نہ کیا۔ اور ان کے حقوق کی کوئی پروا کی تو یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ان کے یہ نظر مسلمانوں کی خیر خواہی نہ تھی۔ بلکہ انہیں اپنی مصنوعی ہمدردی کا یقین دلا کر اپنے حقوق سے غافل کر دیتا۔ اور ان پر ہندوؤں کا تسلط جمانا تھی۔

نئی راہ

آخر جب حالات اور واقعات نے مسلمانوں پر گاندھی جی کی حقیقت ظاہر کر دی۔ اور ادھر گاندھی جی چودھری ہو گیا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو پھینسانے کے لئے جو حال تیار کیا تھا۔ وہ بے کار ثابت ہو چکا ہے۔ تو انہوں نے ایک اور راہ اختیار کیا

اور وہ یہ کہ اپنے آپ کو لعل مہلا "مدھی ادھی" قرار دے کر اور ہندو دھرم کی حفاظت کو اپنا پریم دھرم بنا کر اچھوتوں کو ہندوؤں میں شامل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

گاندھی جی کا اعلان

چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ

۲۰۳
"میں ہندوؤں اور اچھوتوں کو ظاہر طور پر ملتے ہوئے دیکھتا نہیں چاہتا۔ بلکہ میری یہ خواہش ہے۔ کہ وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے مل جائیں۔ اور اپنی زندگی کے اس خواب کو جسے میں گزشتہ پچاس سال سے لے رہا ہوں۔ پورا کرنے کے لئے آج میں نے اپنے آپ کو اس کڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔" (پرناپ ۲۳۔ ستمبر ۱۹۳۲ء)

گویا اچھوتوں کو ہندوؤں میں شامل کرنے کی جہد گاندھی جی نے اب شروع کی ہے۔ یہ ساری عمر ان کے پیش نظر رہی ہے پہلے انہوں نے اس میں کامیابی حاصل کرنے کا اور طریق اختیار کیا اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا کٹا ہندوؤں کے رستے سے ہٹا دیا جائے۔ اور ان پر پورا تسلط جمایا جائے۔ پھر اچھوتوں پر ہاتھ صاف کر لیا جائے۔ لیکن چونکہ اس طریق عمل میں ان کو حسب خواہش کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس لئے انہوں نے دوسری راہ اختیار کی۔ اور وہ یہ کہ اچھوتوں کو ہندوؤں کے ساتھ ملا کر ایک ایسی طاقت بنایا کر لی جائے۔ جس کے مقابلہ کی کسی غیر مسلم قوم کو جرأت نہ ہو سکے۔

گاندھی جی کیا چاہتے ہیں

چنانچہ انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ

"جس بات کی مجھے ضرورت تھی۔ اور جو کچھ میں اب بھی چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اچھوتوں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں میں مکمل طور پر جذب ہو جائیں۔" (پرناپ ۹۔ نومبر ۱۹۳۲ء)

حتیٰ کہ انہوں نے کہہ دیا۔

"جس چیز کے لئے میں زندہ ہوں۔ اور جس کے لئے میں مرنے میں خوشی محسوس کرؤں گا۔ وہ یہ ہے۔ کہ اچھوت پن کی اہنت کو ہندو سوسائٹی سے بالکل نکال دیا جائے۔"

چونکہ چھوت چھات ہندو دھرم کی ایک اہم تعلیم۔ اور راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے لئے ایک مقدس چیز ہے۔ اور ہندوؤں کو اسے ترک کرنے پر آمادہ کرنا کوئی آسان کام نہیں اس لئے گاندھی جی جان دینے کی دھمکیاں دے کر۔ اور ان دھمکیوں کو ظاہر شکل میں علی جاہر پہنانے کے لئے فاقہ کشی اختیار کر کے چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو اس کے لئے آمادہ کریں۔ چنانچہ حال میں انہوں نے جو ۲۱۔ روز کا فاقہ کیا۔ یہ اسی غرض سے تھا۔ کہ ہندو انہیں جان کنی کی حالت میں دیکھ کر نرم ہو جائیں۔ اور اچھوت اقوام کو وہ حقوق دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جن سے

ہندو دھرم نے انہیں محروم قرار دے رکھا ہے۔
گاندھی جی کے موید ہندو

اگرچہ ہندوؤں کا وہ طبقہ جس کے دل میں اپنے دھرم کی قدر و وقعت ہے۔ اور جو ہر حال میں اس کے احکام کی پابندی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ گاندھی جی کی فاقہ کشی کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اس کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہندو دھرم گاندھی جی کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک کیا۔ بیسیوں گاندھی قربان کئے جاسکتے ہیں۔ تاہم وہ لوگ جو ہر موقع پر ہندو دھرم کے احکام میں حسب تشاور تغیر و تبدل کر لیا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ وہ گاندھی جی کی پروردگاری کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور ہندوؤں کو اس بات کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔

ہندوؤں کو کس طرح آمادہ کیا جا رہا ہے

جس رنگ اور طریق سے ہندوؤں میں یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ اس کا کسی قدر تہہ حسب ذیل آنتناس سے لگ سکتا ہے۔ "ملاپ ۵ (۳۱ مئی) لکھنؤ"۔
رکتے ہیں۔ کہ اچھوت ادھار کی تحریک کا ملکی آزادی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ لیکن تعلق ہو یا نہ ہو۔ عام لوگوں کے دماغ میں یہ راز کھلتا ہو یا نہ کھلتا ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ گاندھی جی کی لگائوں میں ہندوستان کی اس وقت سے بڑی ضرورت چھوت چھات کا ناش کرنا ہے۔ سب سے بڑی ہم بھارتی بھادو ہے۔ اور سب سے بڑا ہم کام اور پیچ بیچ کا فائدہ ہے۔ اسی مقصد کے لئے انہوں نے برت رکھا۔ اور ہمیں نامعلوم اور کتنے برت انہیں کھنے پڑیں گے۔ اور دنیا نو سی ہندوؤں اور کانگریسی ہندوؤں کے دماغ میں یہ بات کب ٹیٹھے گی۔ کہ بلاشک و شبہ ملکی آزادی سے زیادہ ضروری مسئلہ اس وقت اچھوت ادھار ہی ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی قدم آگے اٹھانا قطعاً ناممکن ہے۔ اس سے پہلے ایک غلط قدم اٹھایا جا چکا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملنے سے پہلے اور ان سے سمجھوتہ کے بغیر جنگ شروع کی جا چکی ہے۔ اس غلطی کا خمیازہ نامعلوم کب تک بھگتنا پڑے۔ کیا اس غلطی کا پھر اسادہ کیا جانا چاہیے۔"

اچھوتوں کو جذب کرنے کی غرض

مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ وہ ملکی آزادی جس کے لئے قانون نمک کی خلافت و رزی کے لئے روانہ ہوتے وقت گاندھی جی نے یہاں تک کہا تھا۔ کہ یا تو مکمل آزادی حاصل کر کے واپس آؤں گا۔ یا میری لاش سمندر میں تیرتی ہوگی۔ اس کی بھی اب چھوت چھات کی تحریک کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں

اور جب تک اچھوتوں کا ہندو کلیتہً لینے اندر جذب نہ کر لیں۔ اس وقت تک ملکی آزادی کے لئے کوئی قدم اٹھانا وہ قطعاً ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور صاف طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت تک ملکی آزادی کے جنگ میں فتح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے اندر داخل کئے بغیر یہ جنگ شروع کر دی گئی۔ اگر پہلے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر ان کی ہستی کو معدوم کر دیا جاتا۔ تو آج ہندو بڑی آسانی کے ساتھ ملکی آزادی حاصل کر چکے ہوتے۔ یعنی ہندوستان پر بلاشک و شبہ قریب قریب قابض و متصرف ہوتے۔ لیکن چونکہ مسلمان ان کے ماتھے نہیں آئے۔ اس لئے اچھوتوں پر قبضہ کیا جائے۔ اور پھر ملکی آزادی کے لئے کوشش کی جائے۔

ایک طرف گاندھی جی کی موجودہ سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اور دوسری طرف ان کی ایسی صاف اور واضح تشریحات کے ہوتے ہوئے اس بات میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ کہ اب گاندھی جی ہندو دھرم کی اشاعت اور ہندوؤں کو طاقتور بنانے کی طرف متوجہ ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد یہ قرار دے لیا ہے۔ کہ کروڑوں اچھوتوں کو ہندوؤں میں جذب کر کے ہندوؤں کی ایسی خوفناک اکثریت پیدا کر دیں۔ کہ چند کروڑ مسلمان کبھی ان کے آگے سر نہ اٹھائیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کی غلامی کا جو ان کے کندھوں پر رکھ دیا جائے۔

مسلمانوں کا فرض

گاندھی جی کو حق ہے۔ کہ جو طریقہ چاہیں۔ اختیار کریں۔ اور حسب وہ وطن اور ملک کے بشر کے مفاد کے لئے کچھ کرنے کی بجائے کھلم کھلا ہندو دھرم کی اشاعت اور ہندوؤں کی طاقت و قوت کو بڑھانے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ تو مسلمانوں کو ان کی پوزیشن بالکل واضح طور پر سمجھ لینی چاہیے۔ اور اس موقع پر اپنے اس فرض کی طرف غاس سو پر متوجہ ہو جانا چاہیے۔ جو تبلیغ اسلام کے متعلق ان پر عائد ہوتا ہے۔ اسلام کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا ایسا فرض ہے جو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن جب مخالفت طاقتیں آمادہ پیکار ہوں۔ اور ان کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ اس وقت تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ حفاظت اور اشاعت اسلام میں اپنی ساری طاقت۔ اور کوشش صرف کرے۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام

پس یہ موقع ہے۔ کہ مسلمان اچھوت اقوام میں خصوصیت سے تبلیغ اسلام کریں۔ اس میں نہ صرف ان کا دینی اور دنیوی فائدہ بلکہ خود اچھوت اقوام کی بہتری بھی اسی میں ہے۔ گاندھی جی یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ وہ اپنی جان اچھوتوں کی خاطر دے دینا چاہتے ہیں۔

اسی سانس میں یہ بھی اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں شامل کرتے ہوئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ان کے ساتھ کھانا پانا اور رشتہ نامہ کے تعلقات بھی پیدا کئے جائیں۔ گویا اچھوت ہندوؤں کی خاطر اپنی ہستی کو مٹا کر بھی ہندوؤں کے مساوی درجہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ اور اصل میں اچھوت کے اچھوت ہی رہیں گے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام میں داخل ہو کر انہیں وہی درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو ایک بڑے سے بڑے خاندانی مسلمان کا ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کھانا پینا تو آگے مارشہ داری کے تعلقات بھی بڑی خوشی کے ساتھ پیدا کر سکتے ہیں۔

اچھوتوں میں تبلیغ کرنے والوں کی امداد

پس اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کرنا اس وقت نہایت ضروری اور اہم کام ہے۔ اور ہر جگہ کے مسلمانوں کو مقامی طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ان کے ہاں اچھوت اقوام کے جو لوگ بستے ہیں وہ دائرہ اسلام میں آجائیں۔ اسی طرح ان اداروں کی جو اچھوت اقوام میں باقاعدہ طور پر تبلیغ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کرتے ہیں جیسا کہ قادیان کا صیغہ ترقی اسلام ہے۔ جو اس وقت نہایت شاندار خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ ان کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ حلقہ تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع اور بااثر بنا سکیں۔

اسلام کی نظیر مساوات

اسلام نے ہر اس شخص کے لئے جو خواہ دنیا کی نظروں میں کسی ہی ادب اور ذلیل قوم میں پیدا ہوا ہو جب اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسی مساوات اور اخوت قائم کی ہے۔ کہ جسے مخالفین اسلام بھی رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اسلام کی اس خوبی کا بادل ناخواستہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور ہندو منشی ایشور سرن صاحب ایم اے سابق ممبر اسمبلی اجنٹا (۲۳ مئی ۱۹۳۳ء) میں لکھتے ہیں۔ "اسلام میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی ہتھیار اسلام قبول کر کے مقدس مقام مکہ کو جائے اور پہلے پہنچ کر نماز کے لئے سب سے آگے والی قطار میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پیچھے کسی آزاد ملک کا بادشاہ آئے۔ تو وہ اس ہتھیار کے پیچھے کی صف میں ہی کھڑا ہوگا۔ اور اس سے یہ کہنے کا حوصلہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ اس کے سامنے سے ہٹ جائے۔"

یہ اسلام کی کوئی معمولی فضیلت نہیں۔ اس کی مثال دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی سوشلسٹی نہیں پیش کر سکتی۔ ایسے مذہب ان اقوام کو آگاہ نہ کرنا جو محض اس لئے نہایت گارڈناک اور قابل رحم زندگی بسر کر رہی ہیں۔ کہ ہندو دھرم انہیں باوجود انسان ہونے کے انسانیت سے خارج کر رکھا ہے۔ بے حد قابل افسوس امر ہے۔

اسلام کی مساوات کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت شیخ مولانا ابوالکلام کی عمر

کفر کیا۔ حالانکہ مخالفین احمدیت نے بھی آپ کی عمر اندازاً ہی لکھی ہے۔ اور ان کی تحریروں میں بھی بڑا فرق ہے۔ جیسا کہ تاہن آگے چل کر مولوی شمس الدین صاحب کی عبارتوں میں مشاہدہ کریں گے۔

وفات کے متعلق الہامات

اگر عمر کے متعلق حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تراشیدہ ہوتا۔ تو چاہیے تھا۔ کہ اس میں ان تحریروں کا لحاظ رکھا جاتا۔ اور ان کے مطابق ہوتا۔ مگر آپ ان باتوں کا کہیں لحاظ نہیں رکھتے۔ لیکن وہ خدا جس نے فرمایا تھا۔ کہ "تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم" وغیرہ برابری احمدیہ صحیفہ ص ۹۷ اور جو کہ صحیح تاریخ ولادت سے واقف تھا۔ اسی نے جب ۱۹۰۷ء میں الہامات کے ذریعہ بتایا۔ کہ آپ کا زمانہ وفات قریب آگیا ہے۔ تو آپ نے وصیت لکھی جس میں ان الہامات کو بھی جن میں وفات کی خبر دی گئی تھی۔ مشائخ فرمایا۔ چنانچہ لکھا:۔

۱۔ "خدا نے تمہارے عزوجل نے منو اور وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تو اتار سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سر دے دیا۔ پچھلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی۔ اور وہ یہ ہے۔ جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائے گی۔ قریب اجلاک المقدس ولا ینقی لك من المنخریات ذكرا۔ قتل میعاد ربك۔ اور ۱۱۔ قتل میعاد ربك (ترجمہ) تیرے رب کی میعاد تنقوڑی رہ گئی ہے (۲) بہت متورطے دن رہ گئے ہیں۔ (۳) اس دن سب پر ادھی چھایا جائے گی۔ (۴) قریب اجلاک المقدس ولا ینقی لك من المنخریات ذكرا۔ (ترجمہ) قریب ہے۔ تیری اجل مقدر۔ اور تیرے رسوا کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔ چند روز کی رو یا ہے۔ کہ ایک کوڑی ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفا اور معطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا۔ "آب زندگی" یہ رو یا نومبر ۱۹۰۷ء کی ہے۔ جس میں بتایا۔ کہ یہ زندگی کا پانی ہے۔ اور لفظ "باقی رہ گیا ہے" ظاہر کرتا ہے۔ کہ پچھلے زیادہ تھا۔ مگر اب دو تین گھونٹ رہ گیا ہے۔ یعنی دو تین سال آپ کی زندگی ہے۔ چنانچہ پورے اذھائی سال کے بعد حضرت اقدس نے وفات پائی۔

اخبار المحدث مجریہ ۲۶ مئی ۱۹۲۲ء میں بعنوان "مرزا صاحب کی عمر ۶۶ سال" ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اگرچہ کوئی ایسی نئی بات بیان نہیں کی گئی۔ جس کا جواب تیری طرف سے بار بار دیا جا چکا ہو۔ مگر چونکہ مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے۔ "مگر اس میں کچھ حیرت ہو۔ اس لئے لکھتے ہیں" اس کا جواب جس میں یقیناً حیرت ہے۔ سید الغفرات صاحب کی آگاہی اور اطمینان کے لئے لکھا ہے۔

مترجمین کے مضمون کا خلاصہ

مترجمین کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ الہام "تعمین" حوالاً از قریب ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۰۲ھ (۱۹۱۷ء) میں سنیداً و تری مسلماً بعداً کے ماتحت حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر ۶۶ سال کی ہونی چاہیے تھی۔ مگر آپ کی عمر ۷۰ برس ہی نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق چند حوالہ جات پیش کئے ہیں۔

عمر کے متعلق الہام

حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس الہام کی جو تشریح فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ "تو نظر ہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں۔ وہ تو چہرہ اور چھپا ہئی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔" وغیرہ برابری احمدیہ صحیفہ ص ۹۷ آپ کے اس الہام میں دو زبردست پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ آپ کی عمر ۶۶ برس سے کم نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ۸۶ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔ حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کو مختلف کتب میں شائع فرمایا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔

"ہم اپنے پچھے اور کمال خدا پر توکل کر کے کہتے ہیں۔ کہ ہم بغیر الہامی کام پورا کرنے کے مری نہیں سکتے۔ اور اگرچہ عمر ۶۰ سال تک پہنچ گئی۔ لیکن ہم اس کے فضل سے جنیں گے۔ جب تک دینی خدمت کا کام پورا نہ کر لیں۔" (انوار الاسلام حاشیہ ص ۳۲) حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چونکہ تاریخ ولادت کہیں محفوظ نہیں۔ جس کا کہ مولوی شمس الدین صاحب امرتسری کو بھی بایں الفاظ اعتراض ہے۔ کہ "مرزا صاحب کی تاریخ ولادت معلوم تو ہوتی نہیں۔" (تاریخ مرزا علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس وجہ سے آپ نے بھی اندازاً ہی ہر جگہ اپنی عمر کے متعلق ذکر کیا ہے۔ اور اس وجہ سے جو تفاوت پیدا ہوا۔ اس پر مخالفین نے اعتراضات کا طوفان

دے دیں۔ تو اس حالت میں فوت ہوگا۔ جو میں کچھ سے راضی ہوں اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تقدیر کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا۔ وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے۔ اور صبر کرے۔ تو خدا ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا:۔

۲۔ پھر بعد اس کے خدا نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت متورطے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر ادھی چھایا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ رسالہ احمدیت ص ۳۲۔ طبع سوئم۔

۳۔ "خدا نے تمہارے عزوجل نے منو اور وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تو اتار سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سر دے دیا۔ پچھلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی۔ اور وہ یہ ہے۔ جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائے گی۔ قریب اجلاک المقدس ولا ینقی لك من المنخریات ذكرا۔ قتل میعاد ربك۔ اور ۱۱۔ قتل میعاد ربك (ترجمہ) تیرے رب کی میعاد تنقوڑی رہ گئی ہے (۲) بہت متورطے دن رہ گئے ہیں۔ (۳) اس دن سب پر ادھی چھایا جائے گی۔ (۴) قریب اجلاک المقدس ولا ینقی لك من المنخریات ذكرا۔ (ترجمہ) قریب ہے۔ تیری اجل مقدر۔ اور تیرے رسوا کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کی رو یا ہے۔ کہ ایک کوڑی ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفا اور معطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا۔ "آب زندگی" یہ رو یا نومبر ۱۹۰۷ء کی ہے۔ جس میں بتایا۔ کہ یہ زندگی کا پانی ہے۔ اور لفظ "باقی رہ گیا ہے" ظاہر کرتا ہے۔ کہ پچھلے زیادہ تھا۔ مگر اب دو تین گھونٹ رہ گیا ہے۔ یعنی دو تین سال آپ کی زندگی ہے۔ چنانچہ پورے اذھائی سال کے بعد حضرت اقدس نے وفات پائی۔

کیا یہ آپ کی صداقت کا بین ثبوت نہیں۔ کہ الہامات کے عین مطابق آپ کا وصال ہوتا ہے۔ ساٹھ سال کے بعد کا مطلب مترجم صاحب نے لکھا ہے۔ الہام کی رو سے آپ کی عمر ۶۶ سال کی ہونی چاہیے۔ مگر افسوس کہ آپ پورے ستر کے بھی نہ ہوئے۔ لیکن اگر آپ دیانتداری سے کام لیتے۔ تو ہرگز اس غلطی میں

اہم حدیثیں اور احادیث کا مفصل مقرر کرنے کی ضرورت

کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بعض مقامات کے نہایت اہم تبلیغی جلسوں کی رپورٹیں سلسلہ کے متعلق اہم کوائف اور احمدیوں کے متعلق قابل اشاعت امور محض اس سے اخباریں شائع ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ کہ مقامی اصحاب ان کے متعلق کوئی اطلاع ارسال نہیں فرماتے۔ اور اطلاع نہ دینے یا رپورٹ نہ بھیجنے کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی شخص کے سپرد یہ کام نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ جہاں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں، خاص کر بڑے بڑے شہروں اور اہم مقامات کی جماعتیں وہاں دیگر عمدہ اداروں کی طرح جماعتیں کسی موزون اور قابل بھائی کو نامہ نگار افضل بھی مقرر کریں۔ جن کا یہ کام ہو کہ سلسلہ اور جماعت کے متعلق نیز افراد جماعت کے متعلق ضروری واقعات اور اہم امور کی اطلاع ذمہ دارانہ حیثیت سے جلد سے جلد ایڈیٹر افضل کو بھیج دیا کریں۔ ایسے اصحاب کے لئے جو اس عمدہ کی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی اور عمدگی سے سرانجام دیں گے۔ اخبار افضل، محنت جاری کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی سرسبز رپورٹوں وغیرہ کی اشاعت سے باسانی آگاہ ہو سکیں۔

پس جن احمدی جماعتوں میں امیر مقرر ہیں۔ ان کے امراء سے اور دوسری جماعتوں کے پریذیڈنٹوں سے گزارش ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے اپنے اہل نامہ نگار افضل مقرر کر کے ان کے نام سے مطلع فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

کتاب کوثر النبی کی ضرورت

مولانا عبد العزیز صاحب لتانی (جو ایک شہور مصنف گزرے ہیں) کی کتاب "کوثر النبی" کی بعض تبلیغی ضروریات کے پیش نظر حاجت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس اس کا کوئی نسخہ موجود ہو۔ یا یہ علم ہو۔ کہ کس لائبریری میں پایا جاتا ہے۔ تو براہ مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار علی محمد۔ اجمیری
محررت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ۔ قادیان

مقرر نے صدی کے سر پر پیدا ہونے کا جو مفہوم لیا ہے۔ وہ سرا سر غلط ہے۔ اگر انہوں نے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو معلوم ہو جاتا۔ کہ اس سے مراد کیا ہے۔ حضور نے خود اس کی تشریح فرمادی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ چونکہ آخر صدی کا یا مثلاً آخر ہزار کا اس صدی یا ہزار کا سر کھلتا ہے۔ جو اس کے بعد شروع ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ پیوستہ ہے۔ اس لئے یہ مادہ ہر ایک قوم کا ہے کہ مثلاً وہ کسی صدی کے آخری حصے کو جس پر گویا صدی ختم ہونے کے حکم میں ہے۔ دوسری صدی پر جو اس کے بعد شروع ہونے والی ہے۔ اطلاع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں مجدد بارہویں ہجری کا ہے۔ یا مثلاً کہہ دیتے ہیں۔ کہ گیارہویں صدی کے آخری ہزار ہوا ہے۔ یعنی گیارہویں صدی کے چند سال ہتے۔ اس نے طواریا ہو۔" سخت گولڑ دینے کا مشہد منشا طبع دوم۔

۲۔ جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے الامام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہوا۔ کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچی۔ تب خدا تعالیٰ نے الامام کے ذریعہ سے میرے بظاہر کیا۔ کہ تو اس صدی کا مجدد اور سلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ تھا۔ کہ تو ہی سیح موعود ہے۔ (ذریعہ القلوب ص ۶۸۔ طبع اول)

ان خوابوں سے ظاہر ہے کہ صدی کے سر پر پیدا ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ آپ صدی کے سر پر مبعوث ہوئے۔ اور بعثت کے وقت آپ کی عمر ۴۰ برس ہو چکی تھی۔ اب صدی کے سر کی تعیین بھی حضور کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔

"اس پیشگوئی میں سیح موعود کی خبر ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ سو دانیال نبی نے اس کا یہ نشان دیا ہے۔ کہ اس وقت سے جو ہیوڈ اپنی رسم قربانی سوختی کو چھوڑ دیں گے۔ اور چلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایک ہزار دو سو نوے سال ہونگے جب سیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۹)

الفرض عبارت مندرجہ اربعین ص ۱۱۔ "چودھویں کے سر پر پیدا ہوگا" سے مراد بعثت و ماموریت ہے۔ جو کہ ۱۲۹۰ھ میں ہوئی۔ اور اس وقت آپ کی عمر ۴۰ برس ہو چکی تھی۔ اس کے بعد ۳۶ سال حضور زندہ رہے۔ اور آپ کی عمر ۷۶ سال ہوئی جس پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ یہ عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔

اگلے نمبر میں اشارہ شد یہ بتایا جائے گا۔ کہ حضرت سیح موعود علیہ السلام کی عمر آپ کی اپنی تحریروں سے بھی الامام النبی کے مطابق ثابت ہوتی ہے خاکسار سید احمد علی آف کشمیر لیاں ضلع سیالکوٹ

نہ ہوتے۔ کیونکہ کتاب اعجاز احمدی جس کا آپ نے حوالہ بھی دیا ہے۔ اس کے صفحہ پر حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "مجھے دکھلاؤ کہ آتم کہاں ہے۔ اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۲ سال کے"۔

اس جگہ آپ نے آتم کی عمر ۶۲ سال تحریر فرمائی ہے۔ اور یہی اپنی عمر قرار دی ہے۔ اگر یہ عمر ۱۲۱۲ھ کی بھی قرار دے لیں (حالانکہ یہ ۱۲۱۲ھ مطابق جولائی ۱۸۹۶ء کی ہے۔ جبکہ آتم فوت ہوا تھا) تو بھی آپ کی عمر ۶۰ برس کے قریب ہوتی ہے۔ جو مترقن کے اعتراض کو دفع کرتی ہے۔ کیونکہ اعجاز احمدی ۱۲۱۲ھ میں لکھی گئی۔ اس کے ۶ سال بعد آپ نے ۲۲ ربیع الاول ۱۲۱۶ھ کو وفات پائی۔ ۶۲ برس کی عمر پر۔ جس کا وقت یہ ہے۔ "یہ غلط ہو گیا۔ کہ آپ پورے ستر کے بھی نہ ہوئے"۔

مترقن نے اپنے اعتراض کی بنیاد اعجاز احمدی کے اس شعر پر بھی رکھی ہے۔

اربت انصوی من بعد ستین حجۃ
و ذالک رأی لایدرہ المفسر۔

یعنی کیا میں نے ساٹھ برس کی عمر کے بعد مہاجرستی کو اختیار کیا۔ یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ رسالہ اعجاز احمدی مرزا صاحب نے ۶ شعبان ۱۲۱۲ھ کو لکھا۔ اس وقت آپ اپنے تئیں ساٹھ سال کا بتا رہے ہیں۔ حالانکہ کسی عقلمند کے نزدیک ساٹھ سال کی عمر کے بعد کسی کام کا ذکر کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس وقت بھی ساٹھ سال کی عمر ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی عمر ۶۰ برس سے زیادہ۔ یعنی ۶۰ کے قریب ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس سے پہلے یعنی اعجاز احمدی کے ۳۲ پر حضور نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

"آتم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۲ سال کے" گویا ۱۸۹۶ء میں آپ کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ اس لئے آپ نے ساتھ سے زیادہ فرمایا۔ جو ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ نے اپنا بیان کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ عمر ۶۰ برس ابھی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے ۶۰ کے بعد کا ذکر فرمایا۔

صدی کے سر کا مطلب
مترقن صاحب اربعین کی عبارت "انبیاء گزشتہ کے کثوت۔ نے اس بات پر قطعی تہر لگادی۔ کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا۔ نقل کر کے لکھتے ہیں۔

"قرآن ہولئے سلطان اقم کے الفاظ کیے واضح ہوتے ہیں چودھویں صدی کا سر حکم موعود کو ہوا۔ اور مرزا صاحب نے ۱۲۱۲ھ ربیع الاول ۱۲۱۶ھ کو انتقال کیا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۶۲ برس اور ۶ ماہ کی ہوئی"۔

فتح مدین اور مکہ جولو

جنگ قادسیہ میں ایرانیوں کی ہمت ناک شکست کا حال ایک گزشتہ پرچہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اس مقام سے بھاگنے کے بعد بعض سرداروں نے بابل کے مقام پر اپنی منتشر قوت مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے مجتمع کی۔ لیکن اسلامی فوج مدینہ سے ہدایات کے انتظار میں دو ماہ تک قادسیہ میں ہی پڑی رہی۔ اور وہاں سے حکم آنے پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اہل دعیال کو وہیں چھوڑ کر بابل پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ لیکن یونانی یہ خبر سنتے ہی پھر منتشر ہو گئے۔ اور تعاقب سے بچنے کے لئے رستہ میں تمام پلوں اور گزرگاہوں کو تباہ کرتے گئے۔ تاہم مسلمانوں کی اولوالعزمی کے مقابل میں یہ کوئی روکاؤٹ نہ تھی۔ اس لئے وہ بدستور بڑھتے گئے۔

شہر بابل کی شکست

کوئی کے مقام پر پہنچ کر جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں نردونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کر رکھا تھا۔ اور اس زمانہ تک اس قید خانہ کے آثار باقی تھے۔ ایک ایرانی سردار شہر بابل نامی سے مقابلہ ہوا۔ جو بہت سا زور سامان اور لاؤنسک سمیت وہاں پڑا تھا۔ شہر بابل نے میدان میں نکل کر مسلمانوں کو لٹکارا۔ کہ تم میں سے جو سب سے زیادہ بہادر اور جنگجو ہو۔ وہ میرے مقابل پر آئے۔ اسلامی لشکر سے اس کے مقابل میں عمدہ ایک نخیلہ جو غلام کو بھیجا گیا پہلے تو شہر بابل نے اسے نیچے گرا لیا۔ لیکن اس کا انگوٹھا مسلمان غلام کے قابو میں آ گیا۔ جسے اس نے اس زور سے دبا یا کہ وہ تڑپ کر نیچے آ گیا۔ اور مسلمان نے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ اس پر تمام ایرانی فوج بھاگ اٹھی۔ اور مسلمانوں نے آسانی کے ساتھ اس علاقہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

بہرہ شیر کی فتنہ

مدائن پایہ تخت ایران کے قریب ایک زبردست قلعہ تھا۔ جسے بہرہ شیر کہتے تھے۔ یہ قلعہ دریائے دجلہ کے اس طرف تھا۔ اور مدائن اس طرف۔ یہاں بھی ایرانیوں کی کافی طاقت موجود تھی۔ مسلمانوں نے آگے بڑھ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ جو تین مہینے تک جاری رہا۔ محصورین نے کئی بار باہر آ کر مقابلہ کیا۔ مگر ہمیشہ منہ کی کھائی۔

مسلمانوں کی بے مثال اولوالعزمی

یہ خبر سن کر یزدجرد شاہ ایران مدائن سے بھاگا جس قدر زور مال اپنے ساتھ لے جاسکا لے گیا۔ اور جاتے ہوئے دجلہ کا

پل توڑ گیا۔ تاہم اس آسانی سے مدائن میں داخل نہ ہو سکیں۔ دوسری طرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی یہ خیال تھا۔ کہ یزدجرد کے بھاگ جانے کی صورت میں خطرہ پھر بھی باقی رہے گا۔ اس لئے آپ بھی جلد از جلد مدائن میں پہنچنا چاہتے تھے۔ مگر دریا کو عبور کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور پھر دوسری طرف ایرانی فوج مدائن کے لئے کھڑی تھی۔ یہ صورت دیکھ کر آپ نے چھ سو تیر اندازوں کی ایک جماعت اس طرف ایک بڑے ٹیلے پر متعین کر دی۔ اور پھر نستعین باللہ و متوکل علیہ حسبنا اللہ و نفعنا لہ و لا اقوتہ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے ہوئے اپنا گھوڑا اعلیٰ کی طرف فانی فوجوں میں ڈال دیا۔ باقی مجاہدین نے بھی آپ کی تقلید کی۔ اور چشم زدن میں تمام مسلمان دریائی موجوں سے ٹکرائے گئے۔ اس طرف ایرانیوں نے ان پر تیروں کی سخت بارش شروع کر دی۔ جس کے جواب میں مسلمان تیر اندازوں نے اس شدت کے ساتھ تیر چلائے۔ کہ ایرانیوں کو تباہی مقادمت نہ رہی۔ اور مسلمانوں کو دریا عبور کرنے سے روکنے کی بجائے اپنی جانوں کو بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ گئے۔ اور اس طرح مسلمانوں کا میابی کے ساتھ دریا کو عبور کر لیا۔

مدائن میں داخلہ

مسلمانوں کے مدائن میں داخلہ سے قبل یزدجرد مدینہ اہل دعیال و خزان فرار ہو چکا تھا۔ اور خود اہل شہر شاہی محلات نوٹ رہے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جس وقت شاہشاہ ایران کے قمر اربعین میں داخل ہوئے۔ تو اس کی خوبخودتی اور زیبائش کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اور بے ساختہ ان کے موند سے نکلا۔ کہ تو کو امن جنت و عیون و زردیہ و مقامہ کر سیدہ نعمتہ کا نوا فیہا فکھین۔ کذا اللک و اود تلتھا قوماً آخرین۔ اور آپ نے وہاں آٹھ رکعت نماز شکرانہ ادا کی یہ جمعہ کا روز تھا۔ اس لئے قمر اربعین میں جہاں کسری کا تخت بچھا ہوا تھا۔ منبر رکھا گیا۔ اور وہیں نماز جمعہ مسلمانوں نے ادا کی۔

مال غنیمت

مدائن میں داخل ہوتے ہوئے آپ نے پہلا کام یہ کیا۔ کہ حضرت زہرہ بن حیوۃ کی سرگردگی میں ایک فوج ایرانیوں کے تعاقب میں روانہ کی۔ پھر مال غنیمت فراہم کیا۔ جس میں شاہ ایران کے وہ نوادر روزگار بھی تھے۔ جو اس نے بہت سی دکوشش سے الکاف عالم سے جمع کئے تھے۔ ان میں واپر شاہ ہند بہرام گور خاقان چین۔ قیصر روم۔ ہرنز اور فیروز کے خود۔ زرہیں۔ تلواریں اور خنجر بھی تھے۔ ان چیزوں کے علاوہ کسری کا مشاہی لباس۔ زرنگار تاج۔ چاندی۔ سونے اور جواہرات کی بیش قیمت توہین تھیں۔ مال غنیمت میں سے خمس کے علاوہ نوادر اشیاء بھی دربار خلافت میں بھیج دی گئیں۔ ان نادر اشیاء میں ایک فرش بھی تھا۔ جسے بہار

کہا جاتا تھا۔ اس میں پھول پتیاں تھیں۔ درخت۔ نہریں وغیرہ سونے اور جواہرات سے بنائی گئی تھیں۔ اور شاہان ایران خزاں کے موسم میں اس پر بٹیج کر نئے نوشی کیا کرتے تھے۔ اور بہار کا لطف اٹھاتے تھے۔ یہ فرش نوے گز لمبا۔ اور دس گز چوڑا تھا۔ یہ بھی مدینہ میں بھیج دیا گیا۔ اور صحابہ کرام کے مشورہ سے حضرت فاروق اعظم نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا آیا۔ جو معمولی حیثیت کا تھا۔ آپ نے اسے تیس ہزار دینار میں فروخت کیا۔ اس سے اس سائے فرش کی قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے شاہی محلات کے مختلف حصے مجاہدین میں تقسیم کر دیئے۔ جہاں اپنے اہل و عیال سمیت رہنے لگے۔

مصر کے جولو

یزدجرد تو مدائن سے بھاگ کر حلوان چلا گیا۔ لیکن رستم دزیر جنگ کے بجائی نے جلولاء کے مقام پر مسلمانوں کے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس نے قلعہ اور شہر کے گرد ایک بہت بڑی خندق کھدوائی۔ ایک بہت بڑی فوج جمع کی۔ اور جنگی سامان بافراط مہیا کیا۔ یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کی گئی۔ آپ نے حکم بھیجا کہ ہاشم بن عقبہ کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ اس ہم کو سر کرنے کے لئے روانہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت ہاشم گئے۔ اس کا جلولاء کا محاصرہ کر لیا۔ جو کچھ مہینے تک جاری رہا۔ اس محاصرہ کے دوران میں کئی مہر کے ہوئے۔ جن میں ایرانیوں کو نہر لیت اٹھانی پر پڑی۔ چونکہ ایرانیوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہوئی تھی۔ اور سامان حرب بھی ان کے پاس بہت تھا۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن جنگ کا تہیہ کیا۔ جس میں اپنی کامیابی کی انہیں پوری امید تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کی تعداد نہر ت بارہ ہزار تھی۔ چنانچہ لڑائی ہوئی۔ اور بڑے زور شور سے ہوئی۔ اور اگرچہ ایرانیوں نے جان توڑ کمرہ کیا۔ مگر آخر ناکام رہے۔ اور مسلمانوں نے انہیں بہت بڑی طرح شکست دی۔ ایک لاکھ ایرانی ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔ تین کروڑ کا مال غنیمت مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور اس کے بعد ایرانیوں کو کسی اہم مقابلہ کی جرأت نہ رہی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کا خمس در خلافت میں روانہ کیا۔ جس کا ایک بہت بڑا انبار کتبہ نبوی کے صحن میں لگ گیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

وید ہائے اہل قرآن مجید عالمگیر کتاب کونسی ہے

عالمگیر تعلیم کا دعویٰ

اس وقت تین بڑے مذاہب ایسے پائے جاتے ہیں جن کے پیرو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مذہب کی تعلیم عالمگیر ہے۔ اول اس پر عمل کرنے سے انسان اپنے حقیقی مقصد اور مدعا کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس دعویٰ کو پرکھنے کے لئے ان مذاہب کی مذہبی کتاب پر سرسری نظر ڈالنا ضروری ہے۔

تین مذہبی کتابیں

دیکھ ایک پرانی کتاب ہے جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ابتدائے دنیا سے ہے۔ اس کے ماننے والے اس امر کے مدعی ہیں کہ یہ عالمگیری ایٹوری گیان اور انسانوں کی نجات اس بات پر موقوف ہے کہ وہ اس تعلیم پر کار بند ہوں۔

دوسری کتاب بائبل ہے۔ عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم عالمگیر ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

تیسری کتاب قرآن مجید ہے۔ جس کے متعلق ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ عالمگیر تعلیم صرف قرآن مجید کی ہے جو تمام مذہبی تعلیموں سے اعلیٰ۔ مکمل اور شاندار ہے۔

عالمگیر ہونے کا دعویٰ

اب دیکھنا یہ چاہیے کہ دلائل اور براہین کے رو سے کونسی کتاب کی تعلیم عالمگیر ثابت ہوتی ہے۔ عالمگیر تعلیم کی حامل کتاب کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ عالمگیر ہونے کا دعویٰ رکھتی ہو۔ اگر کسی کتاب کا یہ دعویٰ ہی نہیں۔ تو اس کے پیروؤں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اسے عالمگیر قرار دیں۔ پس جس کتاب کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ عالمگیر ہے۔ یہ دعویٰ اس میں موجود ہونا چاہیے۔ لیکن اگر اس کی بجائے اسے محدود المقام و الزمان بتایا گیا ہو۔ تو آج اسے عالمگیر قرار دینا انصاف و عقل کے بالکل خلاف ہے۔ اور نہ صرف مدعی مست اور گواہ چست بلکہ مدعی مفقود اور گواہ موجود دانی بات

صاف آئے گی۔

وید

اس اصل کے ماتحت سب سے اول ہم ویدوں کو دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ ابتدائے عالم سے ہیں۔ اور ان کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ان کے بعد خدا تعالیٰ اور کسی ہمکلام ہی نہیں ہوا۔ یہ تعلیم انہی اور ابدی قرار دی گئی ہے جب ہم ویدوں میں یہ دعویٰ تلاش کرتے ہیں۔ تو کہیں نظر نہیں آتا۔ ویدوں میں عالمگیر ہونے کا دعویٰ تلاش کرنا جہت بے سود۔ اور بے فائدہ کوشش ہے۔ ان میں یہ کہیں بھی دعویٰ نہیں کیا گیا کہ یہ تمام انسانوں۔ تمام قوموں۔ تمام ملکوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اگر کچھ معلوم ہوتا ہے تو یہی کہ وہ ایک خاص قوم کے ساتھ متعلق ہیں

بائبل

بائبل کے متعلق یہ کہنا کہ یہ عالمگیر تعلیم ہے۔ ایک خود ساختہ اور من گھڑت دعویٰ ہے۔ کیونکہ بائبل میں بھی یہ دعویٰ کہیں موجود نہیں۔ اور کوئی شخص اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔ بائبل نے تو صاف طور پر یہ اقرار کیا ہے کہ شریعت ابھی تکمیل طلب ہے۔ اور عالمگیر تعلیم ابھی آنے والی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "موسیٰ نے کہا کہ

خداوند تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یہ ہر گز کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیت و نابود کر دیا جائے گا" (اعمال ۳۲-۳۳)

پھر استثناء ۲۳ میں لکھا ہے۔ "خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ ان پر ہلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتش شریعت ان کے لئے تھی۔ ان جوالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل کے بعد ایک اور شریعت آئے گی جو اعلیٰ۔ اعلیٰ اور اصغیٰ ہوگی۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گی تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھا دے گا۔" (یوحنا ۱۶-۱۷)

پھر حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی تعلیم کو خود بھی محدود بتایا ہے۔ اور صرف بنی اسرائیل سے مختص کیا ہے۔ چنانچہ جب ایک سامری عورت نے حضرت مسیح سے ہدایت طلب کی۔ تو آپ نے جواب میں کہا

"میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھٹیروں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھجیگا۔" (متی ۱۲)

اسی طرح حضرت مسیح نے اپنے بارہ حواریوں کو یہ تاکید کی کہ صرف بنی اسرائیل کی قوموں ہی میں تبلیغ کرنا باقی قوموں میں نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور انہیں حکم دے کے کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھٹیروں کے پاس جانا"

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ بائبل کی تعلیم بھی عالمگیر نہیں ہے۔

قرآن مجید

اس کے بعد ہم قرآن مجید پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اس میں اس دعویٰ کو بڑے زور سے پیش کیا گیا ہے۔ کہ یہ تعلیم عالمگیر تعلیم ہے اور مکمل ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً آج دین کو کامل کر دیا گیا۔ اور نعمت پوری ہو گئی اور اسلام دنیا کیلئے پسندیدہ مذہب قرار دیا گیا۔ پھر فرمایا۔ ان هو الاذکر للعلمین۔ کہ یہ قرآن مجید تمام دنیا کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ اور یہ کسی قوم۔ کسی زمانہ یا کسی ملک کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ ایک عالمگیر تعلیم ہے جو ہر ایک کے لئے قابل عمل۔ اور ہدایت کا

پھر فرمایا۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لایکون لعالمین ذمیرا۔ کہ بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے قرآن مجید کو اپنے برگزیدہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ تاکہ سب دنیا کے لئے وہ نذیر ہو۔ اس میں بھی بتا دیا۔ کہ یہ فرقان حمید اس لئے نازل کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کو ہدایت دی جائے۔

غرض قرآن مجید میں اس کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ بڑے زور سے موجود ہے۔ پھر اس کی تعلیم ایسی ہے جس پر ہر شخص ہر جگہ عمل پیرا کر سکتا ہے۔ اور کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس تعلیم پر عمل کرنے سے عاجز و قاصر ہوں۔ اس کے مقابلہ میں دیگر مذاہب کی تعلیمات اس قسم کی ہیں۔ کہ آج خود ان کے پیروان پر عمل کرنے سے معذور ہیں۔ حتیٰ کہ عبادت بجالانے کے لئے ایسی شرائط رکھی گئی اور ایسی اشیا ضروری قرار دی گئی ہیں۔ جن کا مہیا کرنا اکثر لوگوں کے لئے ناممکن ہے۔ خاصاً وہ

اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم کو ساری انسانیت کے لئے فرمایا ہے

ثناء مولانا محمد امجد علی

سے
ایک سوال 405

مولانا محمد امجد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تہذیب میں اپنے آپ کو حق پر اور حضورؐ کو اپنے دعویٰ میں نعوذ باللہ باطل پر ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ اشتہار آخری فیصلہ پیش کر کے یہ استدلال کیا کرتے ہیں کہ "اس میں مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو کچھ میری زندگی میں سر جاسکے۔ جس کے مطابق مرزا صاحب میری زندگی میں فوت ہو گئے اور یہ امر میری صداقت اور ان کے جوئے ہونے کی دلیل ہے" ہماری طرف سے اس دلیل کے جواب میں یہ امر پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اشتہار نہ کر دیا تھا۔ مباحثہ کے لئے بلایا تھا۔ جیسا کہ آپ خود مرقع قادیانی بولن ۱۹ ص ۱۱۹ میں لکھ چکے ہیں۔ اور اس میں جو دعویٰ لگائی تھی۔ وہ دعویٰ مباحثہ تھی۔ آپ نے چونکہ مباحثہ سے انکار کر دیا اور لکھا کہ "یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں" (۱۹ ص ۱۱۹) اور اس کی طرف سے اس کے جواب میں یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ "اس اشتہار میں دعویٰ مباحثہ نہ تھی بلکہ ایک طرفہ دعویٰ تھی"۔ گو یہ بات ان کے اپنے گزشتہ بیانات کے خلاف ہے لیکن تقویٰ دیر کے لئے میں ان کے اس عذر کو صحیح فرض کرتے ہیں۔ ان سے ایک فیصلہ کن سوال کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ جواب سے ممنون فرمائیں گے۔

وہ سوال یہ ہے۔
اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے اور آپ ان کی زندگی میں سر جاتے تو کیا۔ آپ کے نزدیک یہ امر حضرت مرزا صاحب کی صداقت اور آپ کے باطل پر ہونے کی دلیل ہو سکتا تھا۔ یا نہ؟ اگر آپ کی طرف سے اس سوال کا جواب نفی میں ہو۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی وفات بقول آپ کے ان کے کذب اور آپ کے صدق کی دلیل ہے تو ان کا زندہ رہنا آپ کے کذب اور ان کے صدق کی دلیل کیوں نہیں ہو سکتا۔
لیکن اگر آپ کی طرف سے جواب اثبات میں ہو۔

یعنی یہ کہ حضرت مرزا صاحب کا زندہ رہنا اور آپ کا ان کی زندگی میں سر جانا ان کی صداقت اور آپ کے کذب کی دلیل ہوتا۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس صورت میں آپ کی غیباطت مندرجہ ذیل کا جواب نے اشتہار آخری فیصلہ کے جواب میں لکھی تھیں کیا مطلب ہے؟
(۱) قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من كان في الضلالة فليمدنا له الرحمن مائة رجباً (۱) اور انما نملئ لهم ليزدادوا اثماً (پک ۱۷) اور ویدیم ہم فی طغیانہم ليعھون (پک ۱۷) وغیرہ آیات تمہارے اس دھل کی تہذیب کرتی ہیں اور سنو! بلی متعناھو لاعزوا بآبائھم حتی طال علیھم العھد (پک ۱۷) جن کے صانت ہی سننے میں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو مہلی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں" (الحمد میٹ ۲۶ اپریل سن ۱۹۱۹ء)
(۲) تمہاری یہ دعویٰ کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی" (الحمد میٹ ۲۶ اپریل سن ۱۹۱۹ء)
(۳) مرزا یوں کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفین کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے مشرک کر دو" (الحمد میٹ ۲۶ اپریل سن ۱۹۱۹ء)

(۴) "حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود سچا نبی ہونے کے سیکمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے سیکمہ باوجود کذاب ہونے کے صادق سے بچے مرزا" (زر رسالہ مرقع قادیانی اگست سن ۱۹۱۹ء)
مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت مرزا صاحب نے جس طریق فیصلہ کا اشتہار دیا تھا (خواہ وہ یک طرفہ دعویٰ ہو جیسا کہ آپ اب ظاہر کرتے ہیں اور خواہ وہ دعویٰ مباحثہ ہو۔ جیسا کہ پہلے آپ کہتے تھے۔ اور ہم ہمیشہ سے کہتے چلے آ رہے ہیں) وہ قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف اور فیصلہ کن نہیں۔ نیز یہ کہ یہ طریق فیصلہ انبیاء کی سنت کے خلاف ہے اور پھر اس لحاظ سے بھی صحیح طریق فیصلہ نہیں کہ گزشتہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں صادق کا ذوق سے پہلے فوت ہوا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیکمہ کذاب کی صورت میں ہوا۔ پس جب آپ یہ بات خود تسلیم کر چکے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جس طریق فیصلہ کی طرف بلایا۔ وہ آپ کے نزدیک وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر درست نہیں اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب

کے جو بزرگہ طریق فیصلہ سے مطابق۔ جس سے پر آپ نزدیک حضرت مرزا صاحب صادق ٹھہر سکتے ہیں۔ تو اب آپ کا اس کے برعکس نتیجہ نکلنے پر یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب رنعوذ باللہ اچھوٹے اور آپ بزرگ خود سچے ہیں کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت مرزا صاحب نے یہ اشتہار شائع فرمایا۔ اس وقت آپ نے لکھا تھا۔ کہ اس میں جو طریق فیصلہ پیش کیا گیا ہے وہ درست نہیں۔ اور اب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جو طریق فیصلہ پیش کیا تھا وہ درست تھا کیونکہ آپ اس سے اپنی صداقت اور حضرت مرزا صاحب کے رنعوذ باللہ کذب پر دلیل بنا کر رہے ہیں۔ پس یہ عجیب بات ہے جو سمجھ میں نہیں آ سکتی اور "نہ ہی کسی دانہ" کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ایک یہ آپ ایک وقت میں فریقین میں سے کسی کے لئے بھی دلیل صدق و کذب نہیں ٹھہراتے۔ بلکہ اس کی تردید میں دلائل پیش کرتے ہیں مگر دوسرے وقت میں اسی چیز کو آپ فریقین میں سے ایک کے لئے دلیل صدق اور دوسرے کے لئے دلیل کذب قرار دیتے ہیں۔ ان متضاد بیانات اور نتائج کی جواب کی دو مختلف اوقات کی تحریرات رو دنا ہو ہیں آپ کے پاس کیا وجہ ہے امید ہے کہ آپ اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(حاکار۔ علی محمد جمیری قادیان)

اعلان قابل توجہ سپر صاحبان مصایا

کافی عرصہ ہوا۔ اسپیکر صاحبان مصایا کی طرف سے ہفتہ داری رپورٹ نہیں آئی۔ آئندہ ہر اسپیکر مصایا ہفتہ داری رپورٹ ضرور ارسال کیا کریں۔ ایک توان کی کارکردگی کا دفتر ہذا کو علم ہوتا ہے گا۔ دوسرے ان کے کام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈوانس ہفتہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی جایا کرے گی۔ اگر ہر ہفتہ بعض مشکلات کی وجہ سے رپورٹ نہ بھیجی جاسکے۔ تو کم از کم ہر ماہ کے آخری ہفتہ ضرور ایک مختصر رپورٹ بھیج دیا کریں۔ (رکسٹری مجلس کارپرداز مقبرہ ہشتی قادیان)

مقدمہ بہاولپور
بہاولپور کے تیسخ زکاج کے مقدمہ کی تاریخ ۱۱ جون ۱۹۱۹ء
مقرر ہوئی اب ڈسٹرکٹ جج صاحب کی طرف سے اطلاع موعود ہوتی ہے کہ یہ تاریخ ۱۵ اگست تک کر دی گئی ہے۔

اعلانات نکاح

۴۔ امیر العزیز صاحب بنت مرزا غلام جیلانی صاحب قوم مغل ساکن قادیان کا نکاح بالعوض مبلغ ۲۵۰ روپیہ مہر سیدنا درشاہ صاحب ولد سید سعید شاہ صاحب سکند قادیان سے ۱۰ مئی ۱۹۳۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔

۵۔ جمال بی بی صاحبہ بنت راج محمد صاحب قوم بلوچ سکند بھیرہ کا نکاح بالعوض مبلغ ۲۰۰ روپیہ مہر میاں نظام الدین صاحب ٹیکر سکند قادیان کے ساتھ ۲۸ مئی مسجد مبارک میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔

۶۔ میمونہ بیگم صاحبہ بنت محمد خان صاحب مرحوم اہلیہ مرزا عبد العزیز صاحب سکند کڑی ضلع گورداسپور کا نکاح بالثمن مبلغ پانچ سو روپیہ مہر ملک محمد حیات خان صاحب ولد ملک راجہ خان صاحب سکند بھیرہ ضلع شاہ پور کے ساتھ ۲ جون ۱۹۳۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ سے پہلے مسجد اقصیٰ میں پڑھایا۔

۷۔ سلمہ بیگم صاحبہ بنت شیخ مشتاق حسین صاحب سکند گوجرانوالہ کا نکاح بالعوض مبلغ دو سو روپیہ مہر شیخ عبد العزیز صاحب ولد شیخ سلطان محمود صاحب تاجر سکند اوکاڑہ ضلع منگھری کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ العزیز نے ۲ جون ۱۹۳۳ء کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سے پہلے پڑھایا۔

۸۔ محمودہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت شیخ مشتاق حسین صاحب سکند گوجرانوالہ کا نکاح بالعوض مبلغ دو سو روپیہ مہر شیخ محمد محسن صاحب تاجر پرنڈیالہ، انجنین اور اہل پور کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ العزیز نے ۲ جون ۱۹۳۳ء کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سے پہلے پڑھایا۔

اجاب دعا فرمائیں۔ کہ یہ نکاح مجاہدین کے لئے مفید اور بابرکت ہوں۔ آمین
ناظر امور عامہ۔ قادیان

۳۹۳۳
وصیت
منکہ محمد صدیق عرف حاجی ولد اللہ بخش مرحوم قوم راجپوت پیشہ
کا ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن پٹیالہ حال دہلی ضلع
دہلی بقائمی مہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک تو بلی قیمتی نذرہ سو روپیہ ڈھک بازار ریاست
پٹیالہ شہر پٹیالہ میں واقع ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے
جو کہ اس وقت ایک سو پانچ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیت انہی ماہوار آمد کا پہلے حصہ داخل
خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی حق صدر انجنین احمدیہ قادیان وصیت
کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی پہلے حصہ کی مالک صدر انجنین
احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر
انجنین احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جا
قط۔ العبد۔ محمد صدیق عرف حاجی ۵ اپریل ۱۹۳۳ء گواہ شد۔ غلام حسین احمدی
سیکرٹری و صاحب انجنین احمدیہ دہلی۔ گواہ شد۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجنین احمدیہ نئی دہلی
گواہ شد۔ عبد الحمید احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت انجنین احمدیہ نئی دہلی

حضرت مسیح عمو کے خاندان مبارک میں مولیٰ مہر ہی مہر ہی

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین مہر ہی استعمال کرنا چاہئے
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار خوشی
محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے مولیٰ مہر کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے
یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اُدماغ میں بوجھ ہونے
علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں جب بھی آپ کا مولیٰ مہر استعمال کیا مجھے
یقینی طور پر فائدہ ہوا۔ یہ مولیٰ مہر صنعت بھر لکڑے، پلین، جھالا پھولا، خارش، شیم، پانی بہنا، ہندو غبار،
پڑبال، ناخونہ، گوبانجی، رتوند، اتھرا، مو، تانبہ، وغیرہ غرضیکہ یہ مہر جملہ امراض چشم کیلئے ایک سب سے بڑے علاوہ
بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھنے کے لئے بڑے بڑے میں اپنی نظر کو جوڑوں بھی بہتر پائے قیمت نیو لکھ روپے

اکسیر معدہ

گریوں میں زیادہ پانی پینے کی وجہ سے علم طور پر معدہ خراب ہوتا ہے معدہ کی سرخانی کیلئے
یہ اکسیر نفع دہی ہے۔ یہ بیض، بدھنسی، کئی بھوک، درد شکم، اچھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑبگڑانا، کھٹی
ڈکائیں، تھکی، جی کا متھانا، جگدلی کا بڑھ جانا، سر جھکانا، کرم کھم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی، اور
کیلئے تیر بہت ہے، دودھ، کھٹی انڈے، بالائی، کھن، وغیرہ معتم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے کے لئے اور دماغی کام کر نیوالوں کیلئے بیض، بدھنسی، کئی بھوک، کھٹی
جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے صرف ۱۵ علاوہ معمولی اک۔ جناب ایڈیٹر صاحب فاروقی کی رائے آپ کے
کے متعلق لکھتے ہیں کہ کچھ دن گذرے ہیں جناب اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے ہی تھی ان دنوں
نفع شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ ہونے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت
جلد صحت دی اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہو گئی اس کا میں شکر یہ ادا کرتا ہوں اللہ تم
آپ کے کام میں برکت دے۔ پتھر نور انڈیا کٹر نوبل بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

راجسٹرڈ عرق نور رجسٹرڈ

عرق نور۔ صنعت جگر۔ برصعی ہوئی تھی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب
یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دہلکانا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ایام ماہوار
کی خرابی و درد کو دور کرنے کے لئے کچھ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے
وزن میں زیادتی جسم میں فریادی طاقت۔ قوت سردی۔ کئی بھوک پیدا کر کے اپنی مقدار کے
برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ بانجھ پن داکھڑا کی لاجواب دوا ہے۔ قیمت پوری خورا
معدنہ ۵ روپیہ۔ عرق نور صرف بیماریوں کے لئے مفوم نہیں بلکہ تندرستیوں کو آئندہ
بمباریوں بچانے کے لئے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی بوتل یا پیکٹ پندرہ تین بوتل ملے
ڈاکٹر نور بخش اینڈ سٹور عرق نور قادیان اور لوہار بازار شملہ

اکسیر دلالت
بچہ کی پیدائش کو آسان کرنے والی دینا بھر میں ایک ہی تجربہ الہی
اکسیر دلالت ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا خیمے والی مہل
گھڑیاں بھلا کر آسان ہوجاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اور بعد وفات
کے دردمندی زچہ نہیں ہوتے قیمت کو معمول صرف ایک پونجی شفا خانہ دلپنڈی سٹور اتنی ضلع گورداسپور

۱۳۹۰ء - منگہ امتہ الرحمن زویہ مولوی غلام مصطفیٰ مولوی فاضل راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدا نشی ساکن قادیان تیس بیلاہ ضلع لودرا سپور بقائمی ہوش و حواس بجا جبر و آراہ آج مورخہ ۲۷۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھروسہ و امانت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور قیمتی ساڑھے چار صد روپیہ - / ۵۰۰ حق مہر مبلغ ۶۰۰ روپیہ نقد پچاس روپیہ کل میزان گیارہ صد روپیہ کے پانچ حصہ مبلغ ایک سو دس روپیہ ابھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

العسیدہ - امتہ الرحمن - تسلیم خود
گواہ شدہ - غلام منی بدو مہلولی مولوی فاضل کاتب الحرف
خانہ سوہیہ - گواہ شدہ - محمد حسین شیلہ جہلی قادیان
۱۳۹۱ء - منگہ امیر بی بی بیوہ چودہری ہر الدین مرحوم
قوم گوجر عمر تقریباً ۶۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۰ء ساکن
کھاریاں ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بجا جبر و آراہ
آج مورخہ ۲۷۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھروسہ و امانت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان قیمتی تخمیناً دو ہزار روپیہ ہے اس کے آٹھویں حصہ مالیتی / ۲۵۰ ارضانی صد روپیہ کی وصیت کرتی ہوں

العبد - نشان انگوٹھا سماۃ امیر بی بی بیوہ چودہری ہر الدین
صاحب مرحوم
گواہ شدہ - تقلم خود فضل الہی پسر سومیر
گواہ شدہ - تقلم خود عبدالرحمن بیڈا ستر سرائے نورنگ آباد

صاحب مرحوم قوم گوجر عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر
۱۹۱۰ء ساکن کھاریاں ضلع گوجرات بقائمی ہوش و حواس بجا جبر
آراہ آج مورخہ ۲۷۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھروسہ و امانت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ارضانی مرہون قیمتی چار صد (۴۰۰) (ب) زیور قیمتی
زیور دو صد (۲۰۰) کل مالیت جائداد چھ صد روپیہ ہے جس کے چھ حصے یعنی ۱۰۰ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔ لکھ ۵
العبد - زینب بی بی بیوہ چودہری محمد عبداللہ صاحب
مرحوم تقلم خود
گواہ شدہ - تقلم خود عبدالرحمان بیڈا ستر سرائے
نورنگ آباد
گواہ شدہ - فضل الہی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

حافظ اطہر گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر منتر قبہ ہے جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام سے اطہر اور اطہا اور ڈاکٹر استقاط حل یا مس کر کے کتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا محبوب ترین علاج مالک اخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سیکھ کر حافظ اطہر گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیا۔ ہزاروں لوگوں کی مجرت اور آزمودہ گولیاں اور گولہ پستیں برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دوا خانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری حافظ اطہر گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا نذرہ کو شکر دیکھے۔ رشک آنت کو جو یہ قیمت فی تولہ پانچ مکمل خرماک لہ۔ تولہ بکثرت منگانے دلے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصول ڈسٹ۔ علاوہ ازیں ہمارے دوا خانہ سے تمام ادویات برائے امراض مخصوص مردمان و زنان اور طاقت اور امراض چشم بہ رعایت مل سکتی ہیں۔ چ ملنے کا پتہ سید الرحمن گانی دوا خانہ رحمانی - قادیان پنجاب

کیا اب بھی آپ

دکشا ہیرائل رجسٹرڈ
استعمال نہ کریں گے۔ جس کی تعریف میں ہر جگہ سے خطوط آ رہے ہیں۔
۱۔ مکرمی عبد المجید خان مد ۷۱ - ٹانک سے تحریر فرماتے ہیں۔ براہ مہربانی دکشا ہیرائل کی سات شیشیاں بذریعہ پوری پوری بھیجیں۔ اس کے قبل میں نے آپ سے چار شیشیاں منگوائی تھیں۔ جن میں سے دو میں نے کسی درست کو تحفہ دیدی تھیں باقی دو میں نے خود استعمال کیں۔ بہت ہی مفید پائیں۔ ۲۔ زبیدہ بانو بیگم صاحبہ اٹالوہ یو۔ پی سے تحریر فرماتی ہیں یہ گزشتہ میری ایک سہیلی نے تحفہ دکشا ہیرائل کی ایک شیشی بھیجی۔ اختہاری تیلوں کا تخم تجربہ میں اٹھایا تھی۔ اس لئے دکشا ہیرائل کو بہت مان کر سنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ کہ میری سہیلی نے بے حد تعریف لکھ کر مجھے استعمال کرنے پر مجبور کیا میں نے دکشا ہیرائل کو استعمال کر کے بہت فائدہ حاصل کیا۔ سرد درج ہر گیا۔ اور بخلی جاتی رہی۔ براہ کرم ایک شیشی دکشا ہیرائل کی جلد رحمت فرما کر مجھ کو فرمائیے۔ ۳۔ خداداد رفان صاحب پریس، نپسکٹر میں پوری سے تحریر فرماتے ہیں دکشا ہیرائل کی ایک شیشی آپ سے منگوائی تھی۔ جس کے استعمال سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لہذا اس دفعہ دو شیشیاں میں کی روانہ فرمائیں۔ آپ کے دکشا ہیرائل سے بڑھ کر بالوں کی حفاظت کرنے والا۔ ان کو گرنے سے بچانے۔ بے مٹا اور مضبوط کرنے والا اور کوئی تیل نہ پائینگے۔ یہ تیل دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ درمیں سرد درج اور درج کام کو دو گزرتا ہے آپ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اونس ایک روپیہ فی پاؤنڈ عم علاوہ سیکنگ و محصول ٹانک مسرہ نورانی :- انگوٹوں کی جملہ امراض کے لئے اکیس ہے۔ گلوں کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت فی تولہ پانچ۔ اس کے متعلق شہادتیں موجود ہیں۔ جو کہ درخواست آنے پر بھیجی جاسکتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کے عمل بھی قابل آزمائش ہیں
ملینجر دکشا ہیرائل کی مینی قادیان - پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کننگ نادر خاں کے قتل - نادر خاں کے قتل کی خبر نے ہندوستان میں ایک نئی لہر مچا دی ہے۔ نادر خاں نے اپنی زندگی بھر آزادی کی لڑائی لڑی تھی۔ وہ ایک بہادر اور شہسوار تھا۔ اس کی موت نے ہندوستان میں ایک نئی لہر مچا دی ہے۔

برلن میں افغانی سفیر - برلن میں افغانی سفیر نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ افغانی حکومت نے ہندوستان میں ایک نئی لہر مچا دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ افغانی حکومت نے ہندوستان میں ایک نئی لہر مچا دی ہے۔

انڈیمین میں بیوک ہر تالی قیدیوں کے نام شائع کرنے کی ضرورت - انڈیمین میں بیوک ہر تالی قیدیوں کے نام شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ انڈیمین میں بیوک ہر تالی قیدیوں کے نام شائع کرنے کی ضرورت ہے۔

گاندھی جی کے دور کے سرور پر بداس کی شادی - گاندھی جی کے دور کے سرور پر بداس کی شادی ہوئی ہے۔ گاندھی جی کے دور کے سرور پر بداس کی شادی ہوئی ہے۔

راج گوپال اجاریہ کی رٹ کی کشمی سے طے پائی ہے - راج گوپال اجاریہ کی رٹ کی کشمی سے طے پائی ہے۔ راج گوپال اجاریہ کی رٹ کی کشمی سے طے پائی ہے۔

ریاست کشمیر میں تازہ شورش کو دبانے کے لئے - ریاست کشمیر میں تازہ شورش کو دبانے کے لئے ایک نئی لہر مچا دی ہے۔ ریاست کشمیر میں تازہ شورش کو دبانے کے لئے ایک نئی لہر مچا دی ہے۔

اعتبار دیا گیا ہے کہ تمام اس آرمیوں اور ان اسٹیجوں کو جن کے دفاع میں کوئی نقص ہو۔ کئی سو اہلاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دیا جائے۔

لندن سے ۶ جون کی اطلاع - لندن سے ۶ جون کی اطلاع ہے کہ موسمی آہنر ویلری کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل ۴ بجے لندن میں درجہ حرارت ۴۵ ڈگری تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سو سال میں اتنا گرم دن کسی نہیں ہوا۔

نیلپلز سے ۶ جون کی اطلاع - نیلپلز سے ۶ جون کی اطلاع ہے کہ کل ۴ بجے لندن میں درجہ حرارت ۴۵ ڈگری تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سو سال میں اتنا گرم دن کسی نہیں ہوا۔

ایٹلی کا مشہور آتش نشاں پہاڑ - ایٹلی کا مشہور آتش نشاں پہاڑ ۹ اور ۹ ڈیٹی فی منٹ کی رفتار سے لاڈا اس میں سے پورے ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس وقت تک پہاڑ کے دہانے کے اندر ہی بند ہے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ اگر اس کے دباؤ کی وجہ سے دہانے کی دیواریں پھٹ گئیں۔ تو اس کی تباہ کاریاں ہولناک ہونگی۔

کانگریس کے تمام لیڈروں کے دستاویزوں میں - کانگریس کے تمام لیڈروں کے دستاویزوں میں پوزیشن ہونے کی توقع ہے۔ اس اجتماع میں آئندہ پالیسی پر غور کیا جائیگا۔ اس وقت تین قسم کے خیالات ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ چونکہ گورنمنٹ نے گاندھی جی کی صلح کی کوششوں کو ٹھکادیا تھا۔ اس لئے سول نافرمانی کو از سر نو شروع کر کے آخری دم تک جدوجہد کرنی چاہئے۔ اور موجودہ حالات میں چونکہ سول نافرمانی مشکل ہے اس لئے اسے انفرادی طور پر جاری کیا جائے۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ سول نافرمانی فی الحال غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائے۔ اور ملک کے سامنے ایک نیا پروگرام رکھا جائے جس سے از سر نو ملک کے اندر جوش پیدا ہو سکے۔ اور اجوت ادھار تحریک کے ساتھ ساتھ برطانوی ایشیا کا بائیکاٹ۔ شراب نوشی کے خلاف جدوجہد۔ اور دیہاتوں کی اصلاح وغیرہ امور اس پروگرام میں شامل کئے جائیں۔ لیکن تیسرا فریق یہ ہے کہ سب باتوں کو چھوڑ کر اس وقت کو نلوں پر مبنی قبضہ کرنا چاہئے۔

آخری فیصلہ گاندھی جی پر چھوڑا گیا ہے - آخری فیصلہ گاندھی جی پر چھوڑا گیا ہے۔ آخری فیصلہ گاندھی جی پر چھوڑا گیا ہے۔

بنارس کے نزدیک ۶ جون کو ہتھیاروں میں - بنارس کے نزدیک ۶ جون کو ہتھیاروں میں رہی تھی۔ کہ ایک پھانگ پر لاری سامنے آگئی۔ جس میں ۲۰ سواریاں تھیں۔ ان میں سے ۱۸ ہلاک ہو گئیں۔

قرطاس ایضاً جو اس وقت تک صرف انگریزی میں - قرطاس ایضاً جو اس وقت تک صرف انگریزی میں تھا۔ اب اس کا ترجمہ اردو اور ہندی میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ جوہر قیمت پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ اینڈ سٹیٹسٹری الہ آباد سے مل سکتا ہے۔

اجباراً زمیندار کے مالکان نے - اجباراً زمیندار کے مالکان نے جب سہولت ایک سابق منجر عبد الکریم خاں کے درجہ اتارنے کے لئے دی تھی۔

کی کوئی صورت نہ پا کر دفتر زمیندار کے سامنے سٹیٹ گرنٹر کر دیا ہے۔ وہ ہر روز صبح آٹھ سے بارہ بجے اور پھر دو بجے سے شام تک اخبار مذکور کے دفتر کے سامنے ایک بورڈ لگا کر زمیندار متا ہے۔ جس پر لکھا ہے۔ مزدور کی اجرت اس کا پینڈنٹ چک ہونے سے پیشتر دی جائے۔

مہاراجہ الور کے متعلق اخبار ریاست - مہاراجہ الور کے متعلق اخبار ریاست لکھتا ہے کہ ان کے پاس پچاس لاکھ روپیہ کے سرکاری اسکاٹ تھے جسے وہ اپنی ذاتی زندگی پر تیار کر چکے تھے۔ مگر گورنر نے اسے یہ رقم مہاراجہ کے حوالہ کرنے سے اسے ٹھکانا کر دیا ہے کہ یہ روپیہ ریاست کا ہے۔ بدیں وجہ مہاراجہ نے دو لاکھ روپیہ سالانہ الاؤنس لینے سے بھی انکار کر دیا ہے اور یورپ جانے کے لئے کسی دوست سے قرض لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مس غلام حسین پر اہمیت اللہ کے - مس غلام حسین پر اہمیت اللہ کے خطاب دیا گیا ہے۔ جو اس بات کی علامت تھی کہ آپ کو انڈیا میں سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

دربار کشمیر نے ۶ جون کو سری نگر سے اعلان کیا ہے - کھل تمام دن عورتوں اور بچوں کے ہجوم تھیں۔ بعض کے ساتھ مرد بھی تھے۔ شہر کے مختلف حصوں میں گھومتے اور نعرے لگاتے تھے۔ پولیس انہیں منتشر کرتی رہی۔ اور شام کے وقت ان میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔ آج بھی دوپہر شہر مظاہرے کے لئے گئے۔ جنہیں باسانی منتشر کر دیا گیا اور بعض گرفتاریاں بھی کی گئیں۔

حکومت ہند نے ۶ جون کو اعلان کیا ہے - کہ انڈیمین سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ بھوک ہڑتالیوں کی حالت تسلی بخش ہے۔ حکومت ہند پنجاب گورنمنٹ کے مشورہ سے کرنل بارڈر نے سپر کورنل جیل خانہ جات پنجاب کو جنہیں بھوک ہڑتالیوں کا فاسا بھریا ہے۔ انڈیمین بھیج رہی ہے۔ تا وہ ہڑتالیوں کی نگرانی کر سکیں۔ کرنل موہن ۱۱ جون کو مدد اس سے روانہ ہو جائیں گے۔

شملہ سے ۶ جون کی خبر ہے - کہ اسمبلی کے اراکین کا ایک وفد ہوم ممبر کی خدمت میں اس لئے پیش ہونے والا ہے۔ کہ انڈیمین کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتالیوں ختم کرانے کی کوشش کی جائے۔

پوننا سے ۶ جون کو گاندھی جی کی صحت کے متعلق - پوننا سے ۶ جون کو گاندھی جی کی صحت کے متعلق جو بیٹین شائع کیا گیا۔ وہ مظہر ہے کہ گاندھی جی کی صحت صحت خلاف توقع سست ہے اور بجائے اعانہ کے گزشتہ دروز میں آپ کا وزن بقدر دو پونڈ کم ہو گیا ہے۔